مولانا عزیزالرحمٰن خورشید

فقیرِ عالی وقار

۲۳ اکتوبر رات تقریباً پونے بارہ بجے پرانی انار کلی کے خطیب مولانا عبدالحیٔ کے ہاں میرے محترم دوست حافظ غلام مرتضیٰ صاحب نے اطلاع دی کہ ابن امیر شریعت حافظ سید عطاء المنعم شاہ صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ مولانا نے مجھے بیدار کر کے یہ افسوس ناک خبر سنائی۔ میں اسی وقت تیار ہو کر عازم ملتان ہو گیا۔ سوا نو بجے کاشانۂ امیر شریعت پر پہنچ گیا۔ یہ کاشانہ ملتان کی تنگ و تاریک گلیوں میں واقع ہے مگر حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے اس کو چار دانگ عالم میں شہرت نصیب ہوئی۔ آج ایک مرتبہ پھر اس گھر کے درو دیوار پر اداسی چھائی ہوئی تھی اس لئے کہ علم و عمل کا پیکر آج یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کوچ کر رہا تھا سب کی زبان پر ایک ہی جملہ تھا کہ .... باقی رہے نام اللہ کا

میری سب سے پہلے ملاقات حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند نسبتی سید وکیل شاہ صاحب سے ہوئی۔ بعد ازاں حافظ جی کے بھانجے سید کفیل شاہ صاحب اور ذوالکفل سے ملاقات ہوئی آپ کے برادران اس سانحہ کی وجہ سے نڈھال تھے۔ تھوڑی دیر بعد ابن امیر شریعت کے برادر عزیز نے اعلان کیا کہ "آؤ....... صحابہ کی ناموس کے لئے لڑنے والے مجاہد کی زیارت کر لو" مکان کے وسیع ہال میں بخاری کا لاڈلا سفید پوشاک پہن کر ابدی نیند سویا ہوا تھا۔ چہرہ گلاب کی مانند کھلا ہوا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ، یوں محسوس ہو رہا تھا جس طرح کوئی مسافر طویل سفر کے بعد تھک ہار کر سستانے کے لئے گہری نیند سو رہا ہو۔ میں جب کمرے میں داخل ہوا تو آپ کے فرزند سید محمد معاویہ مجھ سے بغل گیر ہو گئے اور کہنے لگے بھائی خورشید ابھی، مولانا کے پاس چلے گئے، مولانا سے مراد میرے عزیز بھائی قاری سعید الرحمٰن علوی مرحوم تھے۔ یوں تو سید ابوذر صاحب ہم سب بھائیوں سے بہت زیادہ پیار فرماتے تھے مگر علوی مرحوم سے انکو زیادہ ہی پیار تھا۔ عزیزی کے انتقال کے بعد گزشتہ سال جب میں شاہ جی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سخت افسردہ خاطر تھے۔ عزیزی کا ذکر کرتے ہوئے ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔

دس بجے کے بعد عقیدت مند دور دراز سے آنا شروع ہو گئے جن میں مشائخ، علماء، تجار، وکلاء اور طلباء کے علاوہ عوام کی کثیر تعداد تھی۔ آہوں اور سسکیوں کے ساتھ چار بجے سہ پہر جنازہ اٹھایا گیا۔ یہ جنازہ کسی سیاستدان یا کسی سرمایہ دار کا نہیں بلکہ ایک فقیر منش انسان کا تھا۔ حد نگاہ تک انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا، کیوں نہ ہوتا۔ سید ابوذر بخاری اللہ کے ان برگزیدہ بندوں میں سے تھے کہ جو مخلوق کے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں.......ع

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

وہ عشق مجازی کا قائل نہیں تھا بلکہ حقیقی عشق اس کے دل میں تھا۔ اللہ کا ڈر رسول اکرم ﷺ اور صحابہ

کرام سے محبت اس کی زندگی کی متاع عزیز تھی۔
سید ابوذر نے قرآن کا سہارا لے کر حضرات صحابہ کرام خصوصاً بنوامیہ کی وہ مقدس ہستیاں جن کو صحابیت کا شرف حاصل ہے پر کیچڑ اچھالنے والوں کی بیخ کنی کی۔ جبکہ اس جہاد کے سلسلہ میں بعض اپنے بھی ان کے مخالف تھے۔ مگر وہی بات کہی جس کو انہوں نے سچ جانا۔ عظمت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں سب سے پہلے پاکستان میں یوم معاویہ کی ابتداء کرنے والے آپ ہی ہیں۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرات صحابہ کرام میں سے وہ حضرات جن کے نام سننا رافضی تو درکنار بعض نام نہاد سنی بھی گوارا نہیں کرتے، ان ناموں کو عام کیا۔ پورے ملک میں ایک تحریک چلائی کہ لوگ صحابہ کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے آپ نے اپنے بیٹے کا نام معاویہ رکھا۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی اپنے بیٹوں کو "صاحبزادہ" کے لفظ سے نہیں بلایا۔ جب بھی بلاتے یا تو نام لیکر یا حافظ جی کہہ کر بلاتے۔

سید ابوذر کو سب سے پہلے مری کے قریب گھوڑا گلی میں اپنے مرشد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دیکھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب میرے والد بزرگوار مولانا محمد رمضان علوی رحمۃ اللہ علیہ مری میں خطیب تھے اور ہم دونوں بھائی (بندہ اور برادر عزیز علوی مرحوم) رمضان کے مہینہ میں والد صاحب کے پاس قرآن کریم کا دور کرنے جاتے تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں جب والد ماجد رحمۃ اللہ [illegible] نے ہمیں حاضر کیا تو آپ نے ڈھیروں دعائیں دیں۔

سید ابوذر بخاری نے علوم دینیہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مدرسہ خیر المدارس میں حاصل کئے اور پھر استاذ کے حکم کے مطابق اس مدرسہ میں کچھ عرصہ تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۴۲ء میں مرشد العلماء حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

ایک مجلس میں حافظ جی مرحوم نے آبدیدہ ہو کر یہ واقعہ بیان کیا کہ "
بیعت کے بعد حضرت اقدس نے تلاوت کلام مجید کا حکم دیا۔ اسوقت جوانی تھی، صحت تھی اور حسن الفاظ سے آواز بھی اچھی تھی۔ میں نے سورۂ فرقان کا آخری رکوع تلاوت کیا۔ حضرت [illegible] نے خوب توجہ سے سنا اور دعائیں دیں۔"

گھوڑا گلی کے قیام کے دوران سینکڑوں جید علماء اور قراء کی موجودگی میں حضرت را[illegible] اللہ نے سید ابوذر بخاری کو تراویح میں قرآنکریم سنانے کا حکم دیا۔ ع...... یہ [illegible] اللہ اکبر